رول نمبر:..................

انٹرمیڈیٹ پارٹ فرسٹ

اُردو (انشائی)　　گروپ پہلا

وقت: 02:40 گھنٹے　　کل نمبر: 80

(حصہ اوّل)

2۔ (الف) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ شاعر کا نام اور نظم کا عنوان بھی تحریر کیجیے: 01,01,08

آہ! کس کی جستجو آوارہ رکھتی ہے تجھے　　راہ تُو ، رہرو بھی تُو ، رہبر بھی تُو ، منزل بھی تُو

کانپتا ہے دل ترا ، اندیشۂ طوفاں سے کیا　　ناخدا تُو ، بحر تُو ، کشتی بھی تُو ، ساحل بھی تُو

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ شاعر کا نام بھی تحریر کیجیے: 01,09

دل لے کے مفت کہتے ہیں کچھ کام کا نہیں　　الٹی شکایتیں ہوئیں ، احسان تو گیا

ڈرتا ہوں دیکھ کر ، دل بے آرزو کو میں　　سنسان گھر یہ کیوں نہ ہو ، مہمان تو گیا

افشائے رازِ عشق میں گو ذلتیں ہوئیں　　لیکن اسے جتا تو دیا جان تو گیا

(حصہ دوئم)

3۔ سیاق و سباق کے حوالے سے کسی ایک جزو کی تشریح کیجیے۔ مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی تحریر کیجیے: 01,01,03,10

(الف) ظرافت اور خوش طبعی ان کی جبلت میں داخل تھی مگر جس طرح ان کی اور باتوں میں بناوٹ نہ تھی اسی طرح ظرافت اور خوش طبعی میں مطلق تصنع نہ تھا۔ تحریر میں، تقریر میں، بات چیت میں جو لطیفہ یا شوخی ان کو سوجھ جاتی تھی اگرچہ کیسی ہی شرم و حجاب کی بات ہو، ان سے ضبط نہ ہو سکتی تھی، مگر ہر ایک امر کے بیان کرنے کا خدا نے ایسا سلیقہ دیا تھا کہ کوئی بات تہذیب کی حد سے متجاوز نہ ہونے پاتی تھی۔

(ب) کپڑے تو میں نے بدل رکھے تھے البتہ میں اپنے تیور بدلنے کی کوشش کرنے لگا۔ پھر اچانک خیال آیا کہ کتنا چھوٹا آدمی ہوں دو پیسے یا دو روپے یا چلو دو لاکھ کی بھی بات نہیں۔ دو آنکھوں کی بات ہے اور میں جھوٹ بولے جا رہا ہوں۔ مجھے فیکے کے سامنے اعتراف کر لینا چاہیے کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکا۔ پھر میں نے وہ فقرے سوچے جو مجھے فیکے کے سامنے اس انداز سے ادا کرنے تھے کہ اسے سچی بات بھی معلوم ہو جائے اور اسے دکھ بھی نہ ہو۔

4۔ کسی ایک نصابی سبق کا خلاصہ لکھیے اور مصنف کا نام بھی تحریر کیجیے: (i) ادیب کی عزت (ii) چراغ کی لَو 01,09

5۔ مولانا ظفر علی خان کی نظم "مستقبل کی جھلک" کا خلاصہ تحریر کیجیے۔ 05

6۔ دو دوستوں کے درمیان کرونا وبا اور اس کی احتیاطوں کے حوالے سے مکالمہ تحریر کیجیے۔ ۔ یا ۔ کالج میں منعقدہ محفل مشاعرہ کی روداد تحریر کیجیے۔ 10

7۔ سیکرٹری بورڈ کے نام حصول سند کی درخواست تحریر کیجیے۔ 10

8۔ درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور مناسب عنوان بھی تحریر کیجیے: 02,08

ہر بچے کی آنکھوں کے سامنے جو نمونہ مستقل طور پر رہتا ہے وہ اس کی ماں ہے۔ سو معلموں کے برابر ایک اچھی ماں ہوتی ہے۔ گھر عورت کی سلطنت ہوتا ہے۔ اس میں سارے احکام اسی کے چلتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کی ننھی منی رعیت پر حکم نافذ کرتی ہے۔ ہر چیز کے لیے بچے اپنی آنکھوں کو اسی کی طرف لگائے رکھتے ہیں۔ ہر وقت ان کے روبرو وہی مثال اور نمونہ ہے۔ جس کی پیروی کرتے ہیں اور نقل اتارتے ہیں۔ اسی واسطے بچوں کے چال چلن اور طور طریقے پر ماں کا اثر بہ نسبت باپ کے زیادہ ہوتا ہے۔ گھروں میں ماں کا نیک مثال ہونا ایک بڑی نعمت ہے۔

1-XI122-78000